بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۴ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۶ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں صبح کے وقت ایک گھنٹہ حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اور شام کے وقت بھی کچھ بے چینی ہو گئی۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ صرف قبل دوپہر کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند بفضلہ تعالیٰ آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

جامعہ نصرت ربوہ میں صوبائی وزیر تعلیم محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ کی تشریف آوری

جلسۂ تقسیم اسناد میں فارغ التحصیل طالبات سے خطاب جامعہ کی رفتارِ ترقی پر خوشنودی کا اظہار

"یہ ادارہ صفِ اوّل کے اداروں میں سے ایک ہے جو پسماندہ علاقوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہا ہے"

"ادارہ کے کارپرداز مستحق مبارکباد ہیں انہوں نے تعلیمی مفادات کی قابلِ فخر خدمت انجام دی ہے"

ربوہ — مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) کا پہلا کانووکیشن (جلسۂ تقسیم اسناد) نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا اس کی کامیابی پر یہ امر دال ہے کہ وزیر تعلیم مغربی پاکستان محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ نے لاہور سے ربوہ تشریف لا کر مہمان خصوصی کی حیثیت سے اس میں شرکت فرمائی اور ڈگریاں حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے خطبہ اسناد میں بیش قیمت نصائح سے نوازا

نیز آپ نے جامعہ نصرت کی غیر معمولی رفتارِ ترقی اور اس کے شاندار نتائج پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ادارہ کے کارپردازوں کو مستحق مبارکباد قرار دیا۔ آپ نے محترمہ پرنسپل صاحبہ، محترمات استانیات اور طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ کا ادارہ صوبے کے صفِ اوّل کے اداروں میں سے ایک ہے جو پسماندہ علاقوں کی تعلیمی ضروریات کو بڑی عمدگی سے پورا کر رہا ہے۔ یہ فرض ناشناسی ہوگی اگر میں اس ادارہ کے کارپردازوں کو مبارکباد نہ دوں انہوں نے تعلیمی مفادات کی بہت قابل فخر خدمت سرانجام دی ہے۔"

نیز محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ نے ادارہ کے نتائج کو بہت حوصلہ افزا قرار دیا۔ اور اس ضمن میں محترمہ پرنسپل صاحبہ کی محنت و کاوش کو سراہا اور یقین دلایا کہ آپ جامعہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں کوشاں رہیں گی اور جو امداد بھی ممکن ہوگی، اس سے دریغ نہیں کریں گی۔

کانووکیشن کا آغاز

محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ جب سوا دس بجے صبح لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائیں تو جامعہ نصرت میں آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ گرل گائیڈز نے آپ کو سلامی دی۔ (باقی دیکھیں ص ۸ پر)

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

خاص دعا کی تحریک

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کئی روز سے خراب چلی جا رہی ہے۔ گزشتہ دو دن طبیعت نسبتاً بہتر ہو گئی تھی۔ مگر گزشتہ رات ڈیڑھ بجے پیٹ میں مروڑ اٹھا اور ایک اسہال ہوا اس کے بعد یکدم بے ہوش ہو کر آپ فرش پر گر گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش آ گیا۔ مگر شدید ضعف تھا اب تک ضعف ہے۔

صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کے لئے خاص طور پر دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
۲۳ ستمبر ۱۹۶۳ء

ایم۔ اے عربی (ابتدائی) تعلیم الاسلام کالج کا شاندار نتیجہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کالج کی پہلی ایم۔ اے عربی کلاس کا نتیجہ شاندار رہا ہے۔ چوہدری محمد صدیق یونیورسٹی میں اول رہے۔ چوہدری ناصر الدین محمود اور بشارت الرحمٰن یونیورسٹی میں دوم آئے۔ سب طلبہ کامیاب رہے اور اس طرح نتیجہ سو فیصدی رہا۔ مفصل نتیجہ مندرجہ ذیل ہے کل نمبر ۳۰۰ ہیں

نام	نمبر حاصل کردہ	یونیورسٹی میں پوزیشن	ڈویژن
۱۔ قریشی سراج الحق	۱۷۷		سیکنڈ
۲۔ بشارت الرحمٰن	۲۰۸	دوم	فرسٹ
۳۔ ریاض احمد	کمپارٹمنٹ III پرچہ		-
۴۔ ناصر الدین محمود	۲۰۸	دوم	فرسٹ
۵۔ حسن محمد خان عارف	۱۶۷		سیکنڈ
۶۔ چوہدری محمد صدیق	۲۱۰	اول	فرسٹ

بشارت الرحمٰن ایم اے
(صدر شعبہ عربی)

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور وفد کے دیگر ارکان

بخیر و عافیت ڈھاکہ پہونچ گئے

ڈھاکہ (بذریعہ تار) ڈھاکہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور وفد کے دیگر ارکان مورخہ ۲۱ ستمبر بروز ہفتہ شام کو بخیریت ڈھاکہ پہونچ گئے ہیں۔ آپ اسی روز ۲½ بجے بعد دوپہر لاہور سے بذریعہ طیارہ ڈھاکہ روانہ ہوئے تھے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو بابرکت کرے اور محترم صاحبزادہ صاحب اور وفد کے ارکان کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ستمبر ۶۳ء

تعلق باللہ دین کی جڑ ہے

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز "احمدیت کا پیغام" میں فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے ایک جماعت قائم کی اور عہد بیعت میں یہ شرط مقرر کی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا درحقیقت یہی مرض تھی۔ جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی۔ باوجود اسکے کہ دنیا ان کے ہاتھوں سے چھوٹ چکی تھی پھر بھی دنیا ہی کی طرف ان کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنے ان کے نزدیک بادشاہتوں کا حصول رہ گیا تھا اور اسلام کی کامیابی کے معنے ان کے نزدیک مسلمان کہلانے والوں کی تعلیم اور ان کی تجارت کی ترقی تھی۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ لوگ مسلمان کہلانے لگ جائیں، بلکہ آپ لوگوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے تھے جس کی تعریف قرآن کریم نے یہ فرمائی ہے کہ من اسلم وجھہ للہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دے اور اپنی دنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اسلام اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو، وہ صرف انسان کے نقطۂ نگاہ کو بدلتا ہے۔ دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے۔ جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے اُس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کے لئے تھی لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ یہ تو ایک طبعی امر ہے جن لوگوں کو دین ملے گا دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئے گی لیکن دنیا کے ساتھ دین کا ملنا ضروری نہیں۔ بسا اوقات وہ نہیں ملتا۔ بسا اوقات رہا سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کے طریق پر چلتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حکم سے دین پر زور دینا شروع کیا۔ جس وقت آپ ظاہر ہوئے مسلمانوں میں دو قسم کی تحریکیں جاری تھیں۔ ایک تحریک یہ تھی کہ مسلمان کمزور ہو چکے ہیں اس لئے انہیں دنیوی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے دوسری تحریک آپ نے چلائی کہ ہم کو دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ دنیا اللہ تعالیٰ ہمیں خود بخود دے دے گا۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۳۶ تا ۳۸)

ہم نے کل کے اداریہ میں اسی بات کو واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کے لئے نازل ہوا ہے تاہم بعض تکوینی قسم کے مصلحین مسلمانوں کی مادی کمزوریوں کو دیکھ کر کوشش کرتے ہیں کہ انکی حالت مخصوص میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ چنانچہ گذشتہ صدی میں جب انگریز نے یہاں پوری طرح اپنے قدم جمالئے اور حکومت کے ساتھ وہ اپنی تہذیب بھی یہاں پھیلانے لگے تو مسلمانوں میں بھی بیداری پیدا ہوئی ہندوؤں نے تو جلد ہی اپنے آپ کو نئے سانچے میں ڈھال لیا اور حکومت کے اکثر محکموں تجارت وغیرہ پر چھا گئے لیکن مسلمانوں نے اپنے اہل علم حضرات کی راہنمائی میں ایک حد تک نان وائلنس کی پالیسی پر عمل کیا لیکن جب کچھ مدت کے بعد ان کو ملک میں اپنی بے بسی اور کمزوری محسوس ہونے لگی تو بعض ایسے حساس مسلمان کھڑے ہو گئے جنہوں نے مسلمانوں کو زمانہ کے حالات سے خبردار کیا اور ان میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگے ان لوگوں میں شاید سر سید نے سب سے اہم اور موثر کام کیا۔ چنانچہ آپ نے نہ صرف مسلمانوں کی عام دنیوی حالت کے سنوارنے میں مدد دی بلکہ ان کو نئی تعلیم کی طرف راغب کیا اور ان کی کوشش سے ہر طرف سنجیدہ اور فہمیدہ مسلمانوں نے جا بجا انجمنیں کھولیں اور تعلیمی ادارے قائم کئے۔

سر سید کی تحریک سے مسلمانوں میں دنیوی بیداری تو ایک بڑی حد تک پیدا ہو گئی مگر اس کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو سخت نقصان بھی پہنچا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ سر سید کا یہ اقدام صحیح تھا یا غلط مگر اسکے نتائج ضرور خطرناک ثابت ہوئے مسلمان نوجوانوں میں مذہب کی طرف سے بے رغبتی ہونے لگی۔ سر سید نے ایک یہ غلط کام بھی کیا کہ مذہب کی بعض توجیہات مغربی نیچریت کے مطابق کرنے کی کوشش کی اور بعض اسلامی اصولوں کی ایسی تشریحات کیں جو یورپ میں مذہب کی جڑوں کو کاٹنے والی ثابت ہو چکی تھیں۔

سر سید کے مقابلہ میں بعض اہل علم حضرات نے دینی مدارس قائم کئے جن میں حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ کا مدرسہ دیوبند بڑا کامیاب رہا اگرچہ بانیٔ دیوبند خود تو علمائے حق میں خاص مقام کے مالک ہیں لیکن آپ کے بعد اس مکتب نے جو صورت اختیار کی وہ نہ صرف سر سید کی کوششوں کی حریف بنی بلکہ مسلمانوں کو ایک دوسرے طریق پر گمراہ کرنے والی ثابت ہوئی ہم یہ نہیں کہتے کہ دیوبند اور اس قسم کے دوسرے مکاتب نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ بے شک انہوں نے ایک حد تک اسلامی تعلیمات کو زندہ رکھا ہے تاہم خاص کر دیوبند کے پڑھے ہوئے اہل علم حضرات نے بعض ایسی تحریکوں میں حصہ لیا جو مسلمانوں کے لئے بطور ایک قوم کے نقصان رساں ہی ثابت ہوئیں۔

یہ حالت تھی جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجدید واحیائے دین کے لئے کھڑے ہوئے اور جیسا کہ اوپر کے "احمدیت کا پیغام" کے حوالہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیان کیا ہے، آپ نے صحیح اسلامی نظریہ پیش کیا۔ اور ہر دو متذکرہ بالا فریقوں کے مقابلہ میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام سراسر ایک روحانی تحریک ہے۔ اس کا مزاج دنیاوی تحریکوں کے عین متضاد ہے جیسا کہ حوالہ میں بیان کیا گیا ہے وہ دنیوی معاملات میں کنارہ کشی اور علیحدگی کی حمایت نہیں کرتی بلکہ دنیوی کاموں کو صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگ دیتی ہے۔ مثلاً اسلام یہ نہیں کہتا کہ زندگی کے کسی شعبہ کو ترک کر دینا چاہیئے بلکہ وہ اپنا مرکز تعلق باللہ میں قائم کر کے دنیا کے ہر شعبہ میں صحیح اسلامی نقطۂ نظر سے ترقی کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ البتہ وہ یہ نہیں کہتا کہ کسی خاص شعبہ کو بت بنا لیا جائے یہاں تک کہ انسان اپنے خالق کو ہی فراموش کر دے بلکہ اسلامی تحریک کا یہ خاصہ ہے کہ وہ دنیا کے ہر کام میں اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق پورا پورا حصہ لینے کی تلقین کرتی ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی بات کو ایک دوسرے پیرائے میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اسلام حیوان کو انسان۔ انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بناتا ہے۔

علی گڑھ کی نیچری اور دیوبند کی مذہبی تحریکیں دونوں مسلمانوں کو اپنے اپنے دائرہ عمل میں خدا فراموشی کی طرف لے جا رہی تھیں۔ دونوں تحریکوں نے اسلام کی روحانی خصوصیت کو مادیت کے مختلف مظاہر کے پردوں سے ڈھانپ دیا تھا۔ نیچری تحریک انسانی دماغ کو بت بنا رہی تھی تو دیوبندی مذہبی تحریک نے فقہ وغیرہ علوم کو کھلونا بنا رکھا تھا اور دین کے ظاہر پر تمام زور ڈال دیا۔ دونوں تحریکیں عملاً تعلق باللہ کی منکر ہو چکی تھیں۔ یہ اہل علم حضرات کا حال تھا۔ عوام کالانعام کی یہ حالت تھی کہ وہ جھوٹے پیروں اور گدی نشینوں کے شعبدہ بازانہ پھندوں میں گرفتار ہو گئے تھے۔

جہاں نیچری تحریک نے تمام پیشگوئیوں کا انکار کر دیا تھا وہاں دیوبندی حضرات نے پیشگوئیوں کو لفظی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ اس سراسر متضاد تصوراتی اختلافات کی وجہ سے کم تعلیمیافتہ مسلمان عوام سخت ذہنی انتشار میں مبتلا ہو رہے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی دفعہ بتایا کہ یہ پیشگوئیاں استعارہ کی

(باقی صفحہ ۴ پر)

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں آفتابِ اسلام کی ضیا پاشیاں

• متعدد پادریوں اور سینکڑوں افراد کو تبلیغ

• ۶۴ افراد کا قبولِ اسلام

احمدیہ مسلم مشن ٹانگانیکا کی تبلیغی مساعی کی سہ ماہی رپورٹ

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق دار السلام بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۱)

خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں ۶۴ افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ثابت قدم رکھے اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید اور بابرکت وجود بنائے۔

دار السلام مشن

تبلیغ بتقسیم لٹریچر:۔

ماہ اپریل کے آخر میں عدن سے دو پادری مشرقی افریقہ کے دورہ پر دار السلام میں آئے اور ہمارے مشن ہاؤس کے قریبی ہوٹل میں مقیم ہوئے۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج ٹانگانیکا اور خاکسار ان کی آمد کی اطلاع ملتے ہی ان کے پاس گفتگو کے لئے جا پہنچے۔ ان میں سے ایک عربی بھی جانتے تھے۔ مگر دوسرے انگریزی ہی جانتے تھے۔ ہم نے ڈیڑھ گھنٹہ تک ان سے کفارہ پر گفتگو کی۔ جب دلائل کے سامنے لاجواب ہو گئے تو اسے الٰہی راز قرار دے کر پیچھا چھڑانے لگے۔ اگلے دن ہم نے انہیں اپنے مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ آئے اور ان کے ساتھ ایک افریقن پادری تھے اڑھائی گھنٹہ تک مسلسل ان سے عیسائی معتقدات پر دلچسپ گفتگو ہوئی۔ دار السلام سے یہ پادری جب موروگورو پہنچے۔ تو وہاں بھی ہمارے وہاں کے پریذیڈنٹ جماعت مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار نے ان سے مذہبی مبادلہ خیالات کیا۔

ڈاچ ٹاور کے دو پادری:۔

خاکسار نے واچ ٹاور کے دو پادریوں کو ایک بوڑھے سے گفتگو کرتے دیکھا۔ خاکسار وہیں رک گیا۔ اور انہیں اپنی طرف متوجہ کیا ان سے گفتگو کی اور اپنے مشن ہاؤس میں لے آیا۔ جہاں مکرم مشنری انچارج صاحب اور خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک ان سے تعدد ازدواج اور الوہیت مسیح پر گفتگو کی۔ مگر یہ حضرات کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ اور وعدہ کرکے چلے گئے۔ کہ ہم کل پھر آئیں گے۔ اور جوابات دیں گے۔ مگر اس کے بعد کبھی نہیں لوٹے۔

لوتھرن چرچ میں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار لوتھرن چرچ میں گیا۔ جہاں تین عیسائیوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے خاکسار کو اپنا چرچ اندر سے دکھایا۔ چرچ کے منارے پر خاکسار نے ان سے الوہیت مسیح پر طویل گفتگو کی۔ جب وہ عاجز آ گئے۔ تو کہنے لگے کہ ہمارے بڑے پادری صاحب کے پاس چلیں۔ اور ان سے بات کریں۔ چنانچہ خاکسار ان کے ہمراہ گیا۔ اور وہاں کے یورپین پادری سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اگلے دن گفتگو کا وقت مقرر کیا۔ چنانچہ خاکسار اور مکرم مشنری انچارج صاحب نے ان سے تحریف بائبل اور ختنہ پر لمبی گفتگو کی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اصل میں میں اس وقت کفارہ پر گفتگو کی تیاری کی ہوئی تھی۔ اس لئے میں آپ کے سوالات کے جواب کما حقہ نہیں دے سکا۔

اس کے بعد ایک بار پھر خاکسار نے ان سے کفارہ پر طویل بحث کی۔ خوب بحث ہوئی جس سے پادری صاحب بہت سٹ پٹائے۔ اور کہنے لگے کہ یہ ایک راز ہے جسے انسانی عقل نہیں سمجھ سکتی۔ بھلائی اسی میں ہے کہ بغیر بحث کئے بلا دلائل ہی اس عقیدہ کو مانا جائے۔

ایک بار مکرم مشنری انچارج صاحب اور خاکسار نے لوتھرن ہوس میں جاکر وہاں کے پریذیڈنٹ سے ملاقات کی۔ ان سے تعدد ازدواج پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ افریقن لوگوں میں تعدد ازدواج کا طریق بہت مقبول ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں بہت دقت درپیش ہے۔ ہم اس مسئلہ پر نظرثانی کر رہے ہیں۔ ابھی تک ہم اس بارہ میں کوئی معین فیصلہ نہیں

امتحان رسالہ ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“

۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

امتحان رسالہ ”سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب“ کے متعلق نظارت ہذا نے ۲۶ جون کے الفضل میں اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد متعدد اعلانات بطور یاددہانی کئے گئے۔ اب ۶ اکتوبر کی تاریخ قریب آ رہی ہے یہ کتاب ساری جماعت کے لئے بطور نصاب مقرر کی گئی تھی۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ ۶ اکتوبر کے امتحان کے پرچے بھجوا دیئے جائیں گے۔ اگر کسی جماعت میں امیدوار زیادہ ہوں تو امتحانی پرچہ لکھوا دیا جائے۔ اور امیر جماعت یا صدر جماعت نگرانی کریں۔ اور جوابی پرچہ جات کو بحفاظت مرکزی دفتر میں بھجوا دیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

کر سکے۔

خاکسار کو بعض ہمارے افریقن مبلغ معلم عبیدو صاحب Baptist مشن میں جا کر وہاں دو امریکن اور دو افریقن پادریوں سے مبادلہ خیالات کا عمدہ موقعہ ملا۔ الوہیت مسیح پر طویل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مسیح کی بن باپ پیدائش الوہیت پر دال ہے۔ خاکسار نے انہیں Hermaphrodite کی تشریح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ بن باپ پیدائش کا امکان موجود ہے۔ اور مسیح کے علاوہ بھی بعض انسانوں کے بن باپ پیدا ہونے کی اطلاع ہمیں پرانی تاریخ سے ملتی ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ دلچسپ گفتگو جاری رہی۔

دو تقریبات میں شمولیت:۔

۱۰ مئی کے آخری ہفتہ میں Guinea کے پریذیڈنٹ ہز ایکسی لنسی Sekou Toure ٹانگانیکا کے دورہ پر یہاں آئے ۲۹ مئی کو میونسپلٹی دار السلام کی طرف سے انہیں "Freedom of the City" عطا کرنے کی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مشنری انچارج صاحب اور خاکسار بھی مدعو تھے۔ اس موقعہ پر ڈنر سے قبل ہم نے متعدد چیدہ افراد سے ملاقات کی۔

۲۱ جون کو نیشنل بنک آف پاکستان کی ”دار السلام شاخ“ کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر بھی ہم مدعو تھے۔ اس موقعہ پر بھی بہت سے احباب سے ملاقات کا موقعہ ملا نیز ایک پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور ان سے دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ہم نے انہیں اگلے دن چائے پر مشن ہاؤس میں مدعو کیا۔ انہوں نے دعوت قبول کی مگر آئے نہیں۔

علاوہ ازیں دیگر سینکڑوں افراد کو بھی تبلیغ کی گئی اور انہیں انگریزی و سواحیلی میں لٹریچر دیا گیا۔ ان افراد میں ہر طبقہ کے افراد شامل ہیں ایشین بھی اور افریقن و یورپین بھی۔ ہندو بھی مسلمان سکھ اور عیسائی بھی اور پارسی بھی۔

مشنری کلاس احباب کو معلوم ہے کہ ٹانگانیکا میں پاکستانی مبلغین کے علاوہ درجن بھر افریقن مبلغین بھی نہایت تندہی سے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ امسال نئے مشنری تیار کرنے کے لئے پھر مشنری کلاس کا اجرا کیا گیا ہے۔ جس میں تین طلبہ کو قرآن مجید، حدیث شریف، عربی، فقہ، اردو اور بائبل کے مضامین پڑھائے جا رہے ہیں۔ خاکسار ان طلباء اور نیز دو غیر از جماعت طلباء کو پڑھا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ طلباء جلد از جلد دینی تعلیم مکمل کرکے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

اشاعت

یہاں کی سواحیلی زبان میں ایک ہفتہ وار

اخبار "MAPENZI YO MUNGU" نکلتا ہے جس کی ادارت کے فرائض مکرم مشنری انچارج صاحب سرانجام دیتے ہیں۔ اس اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات آپ کے فتاوی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور دیگر دینی مضامین سواحیلی زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ اسی اخبار کے ذریعہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے۔ آج کل ایک عیسائی پادری کی اسلام کے خلاف ایک کتاب کا جواب مکرم مشنری انچارج صاحب لکھ رہے ہیں۔ یہ جواب مذکورہ پادری صاحب نے بھی پڑھا اور مکرم مشنری انچارج صاحب کو خط لکھا جس میں اس نے اپنی بعض غلطیوں کو تسلیم کیا۔ احمدی شعراء کا سواحیلی کلام بھی اس اخبار میں شائع ہوتا ہے۔

(۲) ہر ماہ ایک نیوز بولیٹن سواحیلی میں اور ایک اردو میں باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا جس میں مرکز کی خبریں، حضور کی صحت کی اطلاع، مشن کی مساعی کی ماہانہ رپورٹ اور دیگر [illegible] اعلانات وغیرہ شائع ہوتے رہے۔

(۳) بچوں کی تربیت کے لئے ماہوار رسالہ "زجاجہ" باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ سائیکلوسٹائل کیا جاتا ہے۔

(۴) ملکی پریس میں اگر اسلام کے بارہ میں کوئی غلط فہمی پھیلانے والی خبر شائع ہو تو اس کی بروقت پریس ہی کے ذریعہ تصحیح کرائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہاں کے روزنامہ "ٹانگانیکا سٹینڈرڈ" میں ایک خبر کے سلسلہ میں خاکسار نے ایڈیٹر کے نام خط لکھا جو اخبار میں شائع ہوا جس میں بیان کیا کہ یہ غلط ہے کہ اسلام میں شادی کے سلسلہ میں لڑکی کی رضامندی کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام لڑکی کی رضامندی کو ضروری قرار دیتا ہے۔

درس وتدریس

روزانہ بعد نماز مغرب محترم مشنری انچارج صاحب اردو وسواحیلی میں درس ملفوظات و درس تفسیر کبیر دیتے رہے۔ خطبات جمعہ میں احباب کو تعلیمی و تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ خاکسار روزانہ بعد نماز فجر درس حدیث اردو وسواحیلی میں دیتا رہا۔ ہر اتوار کو تربیتی اجلاس منعقد ہوتا رہا۔

ٹانگانیکا میں سرکاری دفتروں کے اوقات صبح ½۷ بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک ہیں اس وجہ سے احمدی احباب کو نماز جمعہ کے لئے آنے میں بہت دقت تھی۔ چنانچہ مکرم مشنری انچارج صاحب نے وائس پریذیڈنٹ عزت مآب رشیدی کوادا صاحب کو لکھا۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے سرکلر جاری کیا گیا جس میں جمعہ کے دن مسلمانوں کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک رخصت دی گئی۔

ٹبورا مشن

تبلیغ وتقسیم لٹریچر

سابق وزیر انصاف محترم چیف عبداللہ فنڈکیرا ہمارے مشن ہاؤس میں آئے اور دیر تک مذہبی گفتگو کرتے رہے۔

شاہ برونڈی سے ملاقات

نیروبی جاتے ہوئے شاہِ Burundi ٹبورا ایئرپورٹ پر رکے۔ ایئرپورٹ پر ملاقات کے لئے بعض معززین کو وہاں کے ایریا کمشنر کی طرف سے مدعو کیا گیا تھا جن میں ہمارے مشنری بھی مدعو تھے۔ چنانچہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور نے بھی شاہ سے ملاقات کی۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے جب شاہ سے مصافحہ کیا تو ایریا کمشنر صاحب نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے شاہ کو بتایا کہ آپ احمدیہ مسلم مشن ٹبورا کے انچارج ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ایئرپورٹ پر دیگر معززین سے ملاقات کرکے انہیں تبلیغ کی۔

ٹبورا ٹاؤن آفس کے افتتاح کی تقریب میں بھی آپ مدعو تھے جہاں آپ نے وزیر لوکل گورنمنٹ سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں محکمہ زراعت کی درخواست پر آپ نے ایک میٹنگ میں شمولیت کرکے وزیر زراعت مسٹر برائسن سے ملاقات کی۔ ٹبورا کے علاقہ میں جن افراد نے بیعت کی ان میں T.A.P.A کے سابق سیکرٹری بھی شامل ہیں۔

ٹبورا ٹاؤن کونسل کے وائس چیئرمین Mr. H. Shunje کو مکرم چوہدری صاحب نے مشن ہاؤس میں مدعو کرکے دیر تک ان سے مذہبی مبادلہ خیالات کیا۔ وہ آپ کی گفتگو سے بہت متاثر ہوئے۔ ٹانگانیکا کے نائب فائر آفیسر نے آپ سے بعض سوالات پوچھے آپ نے انہیں تسلی بخش جواب دیئے نیز تبلیغ بھی کی۔ ایک افریقن تاجر نے آپ سے حرمت خنزیر پر گفتگو کی۔

مکرم چوہدری رشید احمد سرور صاحب نے بھی متعدد افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا۔ آپ خاص طور پر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ کی عمارت کی تعمیر وغیرہ میں مصروف رہے۔

علاوہ ازیں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ صبح وشام درس قرآن وملفوظات مـ

مـ دیا جاتا رہا۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سینئر سیکنڈری سکول ٹبورا کے طلباء کو دینیات کے پیریڈ میں اسلامی عقائد پڑھاتے رہے۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور بھی بعض طلبہ کو دینیات پڑھاتے رہے۔ مم

مم مزید برآں علاقہ جات ٹانگا، مسواہلا، بکوبہ ارنگا، لنڈی، اموشی، منہیاں کار، سونگیا وغیرہ میں افریقن مبلغین تندہی سے تبلیغ میں مشغول رہے متعدد عیسائیوں سے مبادلہ خیالات ہوا اور انہیں سینکڑوں پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

زبان میں کی گئی ہیں۔ اس لئے نیچریوں کا ان سے انکار اور دیوبندیوں کی ان سے مایوسیاں دونوں غلط ہیں۔ آپ نے بتایا کہ دونوں فریق اسلام کا صحیح مزاج نہ سمجھنے کی وجہ سے ان مغالطوں میں پڑ گئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کی بنیاد تعلق باللہ پر ہے جو دونوں فریقوں کے نزدیک افسانۂ پارینہ کے سوا آج کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور وہ ہر زمانہ میں اپنے دین کی خود حفاظت کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اس طرح اسلام کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) زندہ رسول ہے اور اسلام کی کتاب القرآن زندہ کتاب ہے جو قیامت تک راہنمائی کرتی رہے گی۔

ہم نے مسلمانوں کی حالت کی مثال برصغیر کے حالات سے دی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خاص کر مغربی تہذیب کے زیر اثر تمام مسلم اور غیر مسلم دنیا کی آج یہ حالت ہو چکی ہے کہ وہ روحانیت ہی نہیں بلکہ اخلاقی اقدار کی بھی منکر ہو چکی ہے۔ ایسے زمانے میں غیر تشریعی مصلحین کی مساعی کسی خاص معاملہ میں مبالغہ کی حد تک تو جا سکتی ہے اور اس شعبہ کو بت پرستی کی حدود تک تو پہنچا سکتی ہے مگر جب تک اسلام کے مرکزی اصول تعلق باللہ کو زندہ نہ کیا جائے اسلام کی معتدل تعلیمات کسی شعبۂ زندگی کے گوشوں کو صحیح طور پر منور نہیں کر سکتیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلق باللہ کے احیاء کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ "انا الموجود" کہہ کر انسانوں کی راہنمائی کے لئے خود سامان کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ما تدرکہ الابصار
وھو یدرک الابصار

یعنی انسانی حواس اللہ تعالےٰ کو نہیں پاتے بلکہ خود اللہ تعالےٰ ہی انسانی حواس پر نازل ہوتا ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ ایک تکوینی مصلح نہ تو تعلق باللہ کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے اور نہ وہ دوسروں کو اس کا تجربہ کرا سکتا ہے۔ وہ صرف اس کے متعلق باتیں کر سکتا ہے جو محض افسانے کی حیثیت رکھتی ہیں جس کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شائع کرنیکی تجویز

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

تجویز ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ مکتوباتِ گرامی (جو بیش قیمت نصائح پر مشتمل ہوتے ہیں اور تربیت کے لئے بہت مفید) یکجا طور پر شائع کئے جائیں اس لئے تمام ایسے اصحاب سے جن کے پاس حضرت موصوف کے خطوط ہیں گزارش ہے کہ اصل خطوط یا امیر مقامی / پریذیڈنٹ کی مصدقہ نقل خاکسار کو جلد بھجوا دیں۔

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

معاصرین سے

بے غیرت لوگ

ہلال پاکستان لاہور ۲۳ راگست ۱۹۶۳ء

۱۲ راگست کو مرحوم احراری رہنما عطاء اللہ شاہ کی برسی منانے کے لئے بعض اخبارات نے خاص نمبر نکالے۔ اس کے علاوہ انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک جلسہ عام بھی منعقد کیا گیا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ ایک ایسے ملک میں ہو رہا ہے۔ جس کے قیام کو روکنے کے لئے مرنے والے نے ہر ممکن کوشش کی۔ یہ بات تاریخ کی پیشانی پر بڑے موٹے حروف میں لکھی ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے دوسرے لوگ پاکستان کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ اگر ہندو نے ہندوستان کو تقسیم ہونے سے بچانے اور پاکستان کو معرض وجود میں آنے سے روکنے کے لئے جدوجہد کی تو اس کی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے لیکن جن مسلمانوں نے مسلمان ریاست کے قیام کو روکنے کے لئے ہندو اور انگریز کا ساتھ دیا انہیں اخلاق اور قانون کے کسی ضابطہ کی رو سے معاف نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم سولہ سال پہلے کے واقعات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قبیلہ کے لوگوں نے ہندی مسلمان کو تباہ کرنے کی سازش میں ہندو اور انگریز سے بھی بڑھ کر حصہ لیا۔ بلاشبہ یہ لوگ پاکستان کے غدار ہیں۔ جب ملک تقسیم ہو رہا تھا تو کوئی شخص ان کی صورت تک دیکھنے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد میں اس فکر و نظر کے حامل لوگوں نے ہر ممکن طریق سے دس کروڑ ہندی مسلمانوں کی تمناؤں کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ ہندو کے روپیہ نے ان لوگوں کو اپنے ہی بھائیوں کے خلاف صف آراء ہونے کی ترغیب دی اور ذلت اور رسوائی کی انتہا تھی کہ پاکستان دشمنی میں اندھے ہو کر ان لوگوں نے آخر میں پنجاب میں رسوائے عالم انگریز نواز سر خضر حیات ٹوانہ کا آلۂ کار بننا منظور کر لیا۔ جہاں تک قیام پاکستان کا تعلق ہے تردید کے خوف کے بغیر کہا جا سکتا ہے کہ اس ذہن کے لوگوں کا اس معرکہ میں کوئی حصہ نہیں

بالشویک روس میں کوئی شخص زار کی برسی نہیں منا سکتا۔ اسی طرح چین میں کوئی شخص چیانگ کائی شیک کا نام تک نہیں لے سکتا۔ پھر بھارت میں اس بات کے باوجود کہ قائد اعظم اور ان کے ساتھیوں کا بھی جدوجہد آزادی میں اتنا ہی حصہ ہے جتنا کہ گاندھی اور نہرو کا ہو سکتا ہے کوئی شخص وہاں قائد اعظم کی برسی نہیں منا سکتا اور نہ ہی ان کی تعریف کر سکتا ہے۔ اصولی طور پر پاکستان میں کسی کو احراریوں خاکساروں اور کانگرسی مسلمانوں کی برسیاں منانے کی جرأت نہ کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ ان لوگوں نے آزادی کے محاذ پر اگر کوئی کام کیا تو وہ سو فیصدی انڈین نیشنل کانگرس کے مقاصد کو تقویت پہنچانے کے لئے تھا۔ پاکستان کے قیام اور مسلمان کی آزادی کے لئے ان لوگوں نے یقیناً کوئی کام نہ کیا تھا۔ لیکن جوں جوں وقت گزر رہا ہے۔ اور آزادی سے پہلے کے دور کی تلخ یادیں عوامی ذہن سے محو ہوتی جا رہی ہیں۔ احرار اور خاکسار جنہوں دل تلے ہندو کانگرس کے لئے مسلمان کے خلاف ساز نیں کرنے والے اپنی کمیں گاہوں سے باہر نکل رہے ہیں۔ اور انتہائی ڈھٹائی اور بے حیائی سے خود کو آزادی اور اسلام کے پروانوں کی شکل میں پیش کرنے لگے ہیں اگر پاکستان بنانے والا ذہن آج زندہ ہوتا تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ سولہ سال پہلے پاکستان کے قیام کو روکنے کے لئے کام کرنے والوں کو عوام ایک لمحہ کے لئے بھی قبول نہ کرتے۔ لیکن یہ ہماری بدبختی کی علامت ہے حصول آزادی کے وقت جو لوگ ہمارے غدار تھے اور دشمنوں کے ایجنٹ تھے اور بھارت میں فرقہ واریت کی آگ سے بچنے کے لئے پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ آج ایک بار پھر عوامی ہیرو بننے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

یقیناً یہ قومی بے حسی کی انتہا ہے کہ آج پاکستان کے اخبارات غداروں اور دشمن کے ایجنٹوں کی برسیاں منانے کے لئے خاص نمبر نکال رہے ہیں اگر سولہ سال پہلے اس قبیلہ کے لوگوں کا نام بھی نہ لیا جا سکتا تھا۔ اور اگر آج ان کی برسیاں منانے کے لئے عام جلسوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ اخبارات کے خاص نمبر نکالے جا رہے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ قیام پاکستان کے بعد خاموش ہو گئے تھے میدان خالی پا کر ایک بار پھر مصروف عمل ہیں اور پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی فکر میں ہیں

ہمارے اس سوال کا جواب آخر کیا ہے کہ اگر عطاء اللہ شاہ بخاری۔ ڈاکٹر کچلو حبیب الرحمٰن حسین احمد مدنی اور ابو الکلام آزاد ہمارے ہیرو ہیں تو پھر ہماری قومی زندگی میں ان لوگوں کا کیا مقام ہے جنہوں نے قیام پاکستان کی جنگ میں جانیں دیں؟ ہم یہ سوچنے میں حق بجانب ہیں کہ جو لوگ آج عطاء اللہ شاہ بخاری اور ابو الکلام آزاد کو ہیرو کے طور پر پیش کر رہے ہیں وہ اصل میں پاکستان بنانے والوں کی قربانیوں پر خاک ڈالنا چاہتے ہیں ہمیں حیرت ہے تو اس بات پر کہ پاکستان کے اخبارات نے عطاء اللہ شاہ بخاری نمبر نکالنے سے پہلے یہ کیوں نہ سوچا کہ ان کا یہ اقدام قوم کے لئے بے غیرتی اور بے حسی کا ایک پیغام لائے گا۔؟ کوئی دیانتدار پاکستانی عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس کے قبیلہ کے دوسرے افراد کو پاکستان کا ہیرو نہیں بنا سکتا اگر ڈاکٹر کچلو اور مولوی حبیب الرحمٰن کی طرح عطاء اللہ شاہ بخاری بھی اپنی پاکستان دشمنی کے پیش نظر پاکستان نہ آتے اور تقسیم ملک کے بعد اپنے ان آقاؤں کے پاس رہ جاتے جن کے اشاروں پر وہ جدوجہد آزادی کے دوران رقص کرتے رہے تھے تو آج پاکستان میں انہیں کون یاد کر سکتا تھا اور اگر عطاء اللہ شاہ بخاری اور ہندو کے اشاروں پر ناچنے والے ان کے بعض ساتھیوں نے پاکستان میں پناہ لی تو اس کے معنے یہ کہاں ہیں کہ یہ لوگ ہماری جدوجہد آزادی کے ہیرو بن گئے ہیں جس طرح ہم سردار پٹیل اور پنڈت نہرو کو اپنی جدوجہد آزادی کا ہیرو قرار نہیں دے سکتے اسی طرح ہم ان نام نہاد مسلمانوں کو بھی اپنی جدوجہد آزادی کا ہیرو قرار نہیں دے سکتے ہم یہ بات بھلا کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں کہ عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخر دم تک قیام پاکستان کی مخالفت کی اپنی حیات میں یہ لوگ جن مقاصد کی خدمت کرتے رہے ان کے پیش نظر اصولی طور پر ان کی برسیوں کے موقع پر بھارتی اخبارات کو خاص نمبر نکالنے چاہیئے تھے اور وہیں عام جلسوں کے انعقاد کا بندوبست ہونا چاہیئے تھا اگر پاکستان کے کچھ بے غیرت اخباروں نے ان لوگوں کی برسیاں منانا شروع کی ہیں تو وہ پاکستان میں بھارتی ذہن کا پرچار کر رہے ہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی کسی بھی زاویہ سے تعریف نہیں کی جا سکتی۔

آج کہا جا رہا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری بہت بڑے مقرر تھے بہت بڑے مسلمان تھے اور آزادی کے پروانے تھے غرض کہ انہیں ہر زاویہ سے عوامی ہیرو بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن یہ کوئی نہیں بتاتا کہ پاکستان کے قیام کی جنگ میں انہوں نے کیا رویہ اختیار کیا۔ ہندوستان کے مسلمان کو ہندو راج کی لعنت سے بچانے کے لئے انہوں نے کیا قربانی دی اور یہ کہ مسلمان کی خوشحالی اور مسرت میں اضافہ کے لئے قوم کو کیا فلسفہ دیا۔ ظاہر ہے اس میں مرنے والے کا دامن بالکل خالی ہے پاکستان میں اپنی کمین گاہوں میں چھپے ہوئے ہندو کانگرس کے ایجنٹ ہزار اسلام کا سہارا لیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ

> مرحوم نے حصول آزادی سے پہلے قیام پاکستان کی حمایت میں ایک لفظ بھی کہا۔

ہم پوری دیانتداری کے ساتھ محسوس کرتے ہیں کہ بعض خود غرض اور شکست خوردہ لوگ پاکستانی عوام کو گمراہ کرنے کی ناپاک سازش میں مصروف ہیں اور عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ کی برسیاں اس سازش کی ابتداء ہیں ہماری رائے میں اس سے پیشتر کہ ہمارے بے خبر اور انجان عوام ان لوگوں کی سازشوں کا شکار ہو جائیں سیاسی قائدین حکومت اور عوام کے باشعور طبقہ کو آگے آنا چاہیئے۔ اور شکست خوردہ احراریوں اور اسی قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو غیر مبہم الفاظ میں بتا دینا چاہیئے کہ پاکستان میں غداروں اور دشمن کے ایجنٹوں کو کسی قیمت پر ہیرو نہ بننے دیا جائے گا یقیناً یہ ہماری قومی غیرت کا سوال ہے۔"

(روزنامہ ہلال پاکستان ۲۳ راگست ۶۳ء)

درخواست دعا

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لائبیریا گزشتہ کئی دنوں سے بیمار چلے آ رہے تھے اب انہیں کافی حد تک افاقہ ہے تاہم احباب جماعت مکرم مولوی صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرما دیں (نوٹ) مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کے والد مکرم منشی فضل دین صاحب گنری نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

قسط نمبر ۱۳

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

(مکرم میاں عبدالحق صاحب راما ناظر بیت المال)

اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں جو ہدایات ارسال فرمائی تھیں اور صدر انجمن احمدیہ کی آمد کے بجٹ کی کمی کے متعلق جو وجوہات بیان فرمائی تھیں۔ ان میں سے تیسری وجہ یعنی بقایاجات کی وصولی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس اس سلسلہ مضامین کی پچھلی قسط (نمبر ۱۲) میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اسی کے تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:-

"نظارت بیت المال کی کوتاہی۔ یہ تو اس کی حالت ہوگی مگر مجھے افسوس ہے کہ نظارت بیت المال اسے متنبہ کرنے کی بجائے اسے امارہ کھتی ہے تاکہ وہ مر کر جہنم میں جائے۔ اس طرح نظارت پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اگر اسے بتا دیا جائے۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ اپنے عہد کے مطابق اتنی رقم ادا کرو۔ اور پھر وہ ادا نہ کرے تو نظارت کی ذمہ داری باقی نہیں رہتی × × × × × × × ×

"صحیح طریق عمل۔ صحیح طریق عمل یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کے متعلق طے کر لو کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر وہ جماعت اس قسم کے تعیین کے متعلق کوئی کوئی اپیل نہیں کرتی۔ اور معقول وجوہات پیش کر کے کم نہیں کرا لیتی۔ اور پھر اسے پورا نہیں کرتی۔ بغیر کسی معقول وجہ کے۔ تو جو کچھ باقی رہتا ہے۔ وہ اس پر قرض ہے جو اسے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ طریق عمل یا تو بجٹ کی کمی کو پورا کر دے گا۔ یا منافقین کو جماعت سے جدا کر دے گا۔ اس وقت تک چونکہ اس طریق پر عمل نہیں ہوا۔ اس لئے گذشتہ کو جانے دو۔ لیکن اس سال سے اس پر عمل شروع کرو۔ کہ چندہ جو کسی جماعت کے ذمہ لگائی گئی تھی۔ اگر اس نے اسے ادا نہیں کیا۔ تو اگلے سال کے چندہ کے ساتھ اس بقایا کو شامل کرو اور گذشتہ سال کے بقایا کو اس کے نام قرض قرار دو۔ اور کہو کہ یا تو اس کے ادا نہ کرنے کی معقول وجوہات پیش کرو یا اسے آئندہ سال ادا کرو۔ اس طرح وہ جماعت مجبور ہوگی کہ جو لوگ نادہند ہیں۔ انہیں ہمارے سامنے پیش کرے۔ اور نادہند مجبور ہوں گے۔ کہ یا تو باقاعدہ چندہ ادا کریں۔ اور یا پھر جماعت سے نکلیں اگر کوئی جماعت ایسا کرے گی اور تین سال تک اس کے ذمہ بقایا نکلتا رہے گا۔ تو اس کا ہم بائیکاٹ کر دیں گے۔ اور ہمارے انتظام سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ کیا وجہ ہے کہ وہ اپنے نادہندوں کی طرف توجہ نہیں کرتی۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

۲۔ خاکسار تمام عہدہ داروں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کو کما حقہ سمجھنے کے لئے سورہ الحدید کا بغور مطالعہ کیجئے۔ تب آپ کو پتہ چلے گا۔ کہ بقایا داروں کے متعلق آپ کے کندھوں پر کتنی اہم اور نازک ذمہ داری ہے۔ اس جگہ خاکسار اس سورۃ کی چند آیات نقل کرتا ہے اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتے ہیں:-

من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضٰعفہ لہ ولہ اجر کریم ہ یوم تری المومنین والمؤمنٰت یسعیٰ نورھم بین ایدیھم وبایمانھم بشرٰکم الیوم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ط ذالک ھو الفوز العظیم ہ یوم یقول المنٰفقون والمنٰفقٰت للذین اٰمنوا انظرونا نقتبس من نورکم ج قیل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا ط فضرب بینھم بسور لہ باب ط باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب ط ینادونھم الم نکن معکم ط قالوا بلیٰ ولٰکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتیٰ جاء امر اللہ وغرکم باللہ الغرور ہ فالیوم لا یؤخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا ط ماوٰکم النار ھی مولٰکم ط وبئس المصیر۔

(حدید ۔ ع ۲)

ترجمہ:- کون ہے وہ جو اللہ تعالےٰ کو (اپنے مال میں سے) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ دے۔ تا اللہ تعالےٰ اس (ٹکڑے) کو اس (بندہ) کی خاطر کئی گنا بڑھائے اور ایسے شخص کے لئے ایک معزز بدلہ بھی ہوگا۔ ایک دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا۔ کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنی جانب بڑی تیزی سے پھیلتا چلا جاتا ہے گا۔ آج تمہارے لئے ان باغوں کی خوشخبری ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (اور تم) ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ بڑی کامیابی ہے (جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا تھا) اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے۔ ذرا ہمارا بھی انتظار کرو۔ ہم بھی آپ کی روشنی سے کچھ فائدہ حاصل کریں۔ ان سے کہا جائے گا۔ اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو۔ پھر ان کے (اور مومنوں کے) درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی طرف رحمت ہی رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف اس کے سامنے عذاب ہی عذاب ہوگا۔ وہ ان (مومنوں) کو پکار پکار کر کہیں گے۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ مومن (کہیں گے۔ ہاں ہاں لیکن تم نے اپنی جانوں کو خود ابتلاء میں ڈالا۔ اور تم انتظار کرتے رہے اور شکوک وشبہات میں مبتلا رہے اور تمہیں تمہاری آرزوئیں دھوکہ دیتی رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا حکم آگیا اور اللہ تعالےٰ کے متعلق شیطان تمہیں خوب دھوکہ دیتا رہا تھا۔ پس آج تم سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور نہ کافروں سے۔ تم سب کا ٹھکانا آگ ہے۔ وہی تمہاری تعلق دار ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

نادار طلباء کی امداد

نادار طلبا کی فیس کے سلسلہ میں میری اپیل پر اس وقت تک جن مخیر احباب وخواتین نے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے مال واخلاص میں برکت دے۔ جزاھم اللہ خیرا

(محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

نام	رقم
مرزا محمد عثمان صاحب ربوہ	۵ — ۰۰
میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد	۶۰ — ۰۰
ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا	۶۰ — ۰۰
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب گوجرانوالہ ثم لاہور (پانچ روپیہ ماہوار)	۱۰ — ۰۰
مکرم عبدالغنی صاحب لاہور	۵۰ — ۰۰
ڈاکٹر شیر محمد صاحب حالی دارالبرکات ربوہ	۵ — ۰۰
بذریعہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	۵ — ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ شاہد ماجد صاحب کراچی	۶۰ — ۰۰
ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب مشین محلہ جہلم	۱۰ — ۰۰
ملک برکت اللہ صاحب پلیڈر دسکہ (ایک روپیہ ماہوار)	۲ — ۰۰
کیپٹن محی الدین صاحب لاہور کینٹ	۱۰ — ۰۰
ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰
مکرم ظفر احمد صاحب نیو گاؤں ڈھاکہ	۱۰۰ — ۰۰
مکرم عبداللطیف صاحب سرگودھا (پانچ روپیہ ماہوار)	۱۵ — ۰۰

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ تعمیر دفتر وقف جدید سنہ ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل جماعتوں اور احباب کی طرف سے چندہ تعمیر دفتر نقد یا بطور وعدہ وصول ہوا ہے ان سب کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کر دی گئی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

نام	مقام	روپے
صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ ربوہ		۵۰۔۔
سردار مجید الدین صاحب رینالہ اسٹیٹ		۲۰۰۔۔
بابو عبدالشکور صاحب A.M. رینالہ خورد		۵۰۔۔
مولوی شیخ محمد صاحب	،	۲۰۔۔
مکرم عبدالرشید صاحب شرما شکار پور		۱۰۵۔۔
، محمد عبدالخالق صاحب لدھڑی		۱۱۰۔۔
رائے ونڈ	ضلع لاہور	۷۵۔۔
راجہ جنگ	،	۱۲۔۔
لدھیکے نیوین	،	۵۰۔۔
پیر جمیل لائل پور		۵۔۔
کھلیر	لاہور	۲۴۔۔
پتوکی	،	۲۲۰۔۔
بھائی پھیرو	،	۱۳۰۔۔
چک ۶ علی پور	،	۵۔۔
شمس آباد	،	۲۰۔۔
ایل پلاٹ	منٹگمری	۳۳۔۔
چک ۶۴ کوٹ شیر محمد	لاہور	۸۰۔۔
نواب شاہ	سابق سندھ	۲۲۔۵۰
چمبڑ	حیدر آباد	۱۰۰۔۔
بشیر آباد	،	۷۰۔۔
نوکوٹ	تھر پارکر	۳۵۔۔
کریم نگر	،	۳۰۔۔
نور نگر	،	۱۰۔۔
کنری	،	۸۱۔۵۰

نام	روپے
راجہ فخر الدین صاحب سکھر	۷۵۔۔
محمد اسحاق صاحب بنجاب الوہاب صاحب مرحوم	۱۰۰۔۔
حمید الدین صاحب کرنڈی	۱۰۰۔۔
غلام مصطفیٰ احمد صاحب کرنڈی	۲۵۔۔
چوہدری رستم علی صاحب جمال پور	۵۰۔۔
مبارک احمد صاحب دریا خان سری	۵۔۔
گوکھ چوہدری شاہ دین صاحب	۱۰۰۔۔
ڈاکٹر عبدالمنان صاحب چنیوٹ	۵۰۔۔
سید داؤد مظفر شاہ صاحب نصرت آباد	۱۰۰۔۔
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب نوکوٹ	۲۰۔۔
ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ	۵۰۔۔
عبدالمنان صاحب انور کنری	۲۵۔۔
محترمہ نواب بی بی صاحبہ والدہ حسن پیر صاحب ملک پور ضلع گجرات	۲۰۔۔
بابو محمد اقبال صاحب گوجرانوالہ	۲۰۔۔
چوہدری خالد سیف اللہ صاحب ،	۱۰۔۔
مسٹر محمد شفیع صاحب دہلی کلاتھ ہاؤس ،	۱۰۔۔
دیگر احباب کرام	۱۲۵۔۵۰
عبدالغفور صاحب لبستان انغاناں تحصیل ننگر گڑھ	۱۳۔۔

نوٹ۔ جملہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنا چندہ روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

روزنامہ الفضل کا خاص نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عنقریب **الفضل** کا ایک خاص نمبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں شائع کیا جا رہا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کے متعلق نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہوگا اور حضرت میاں صاحب کی متعدد تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد حضرت میاں صاحبؓ کے اوصاف حمیدہ آپ کی عظیم الشان دینی خدمات اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر اپنے پُر مغز مضامین، تاثرات اور نظمیں ارسال فرمائیں۔

مشتہرین حضرات بھی جلد سے جلد اپنے آرڈر بک کروا لیں۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو اس پرچے کی زائد کاپیاں درکار ہوں تو وہ بھی مطلوبہ تعداد سے ۲۵ ستمبر تک مطلع فرمائیں اس نمبر کی قیمت ۷۵ پیسے ہوگی اور فی سینکڑہ پچاس روپے کے حساب سے دیا جائے گا جو ایجنٹ صاحبان زیادہ تعداد میں پرچہ منگوانا چاہیں وہ ۲۵ ستمبر تک ضرور اطلاع دیں، ورنہ ان کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

وصیت

درج ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۳۶۳ میں عبدالکریم ولد ملک غلام محمد صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر تعلیمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳/۹/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان سکونتی خام واقعہ آسنور جس میں ہم تین بھائی شریک ہیں میرا ⅓ حصہ ہے جس کی قیمت ۳۰۰/- روپیہ بنتی ہے مکان کا حدود اربعہ یہ ہے مغرب مکان ملک غلام رسول صاحب مشرق گلی جنوب مکان عبدالستار صاحب شمال سڑک (۲) زرعی زمین خشکی دو اور چھ کنال جو میری ذاتی ملکیت ہے جس کی قیمت موجودہ ۲۰۰/- روپیہ ہے یہ زمین بھی آسنور میں واقع ہے اس زمین میں سیب کا باغ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد قیمتی ۵۰۰/- روپیہ کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتا ہوں بلکہ میں اپنا حصہ جائداد پچاس روپیہ نقد ادا کر رہا ہوں مذکورہ بالا زمین سے باغ کی جو آمد ہوا کرے گی اس کا بھی ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میں اس وقت مسجد احمدیہ کلکتہ کے نگران کے طور پر ملازم ہوں اور مجھے پچاس روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے میں اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

تحریر مورخہ ۶۳/۹/۴۔ العبد ملک عبدالکریم موصی مذکور ۶۳/۹/۴ گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش قادیان ۶۳/۹/۴ نزیل کلکتہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ مولوی محمد سلیم فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کلکتہ۔ ۶۳/۹/۴۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر منعقد ہونے والے

انعامی تقریری مقابلہ کیلئے عنوانات

انصار اللہ میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر تقریری مقابلہ کروایا جاتا ہے جس میں اول اور دوم آنے والے احباب کو انعام دیا جاتا ہے امسال بھی یکم دو اور تین نومبر کو منعقد ہونے والے اجتماع کے پروگرام میں تقریری مقابلہ کے لئے وقت رکھا گیا ہے انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں ہر مقرر مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کر سکے گا مقررین کی تعداد کے مطابق وقت دیا جائے گا۔

۱۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی

۳۔ خدمت قرآن اور حضرت المصلح الموعود

۴۔ رسومات سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

جامعہ نصرت ربوہ کے جلسۂ تقسیم اسناد کی کارروائی

(بقیہ صفحہ اوّل)

بعد ازاں آپ جامعہ کے جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات میں شرکت کی غرض سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ڈائریکٹریس جامعہ نصرت، محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ پرنسپل اور ممبرات سٹاف کے ہمراہ جلوس کی شکل میں ہال میں تشریف لائیں آپ کے اور جملہ ممبرات سٹاف کے اسٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد ساڑھے دس بجے صبح جلسۂ تقسیم اسناد کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

اسناد کی تقسیم

بعدہٗ محترمہ پرنسپل صاحبہ نے ایم اے، بی اے۔ (آنرز) اور بی ایس سی کی کامیاب طالبات کو اسناد تقسیم کیں۔ اس موقع پر ایک ایم اے دو آنرز اور ستائیس گریجوایٹس کو ڈگریاں دی گئیں ڈگریاں تقسیم کرنے کے بعد پرنسپل صاحبہ نے جامعہ کی سالانہ رپورٹ بابت ۶۳-۱۹۶۲ء پڑھ کر سنائی۔

جامعہ کی سالانہ رپورٹ

پرنسپل صاحبہ نے اپنی رپورٹ میں کالج کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد بتایا کہ نامساعد حالات اور بلڈنگ لائبریری اور سٹاف کی کمی کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کے باوجود تندہی اور محنت سے تدریس کا کام جاری رہا جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا چنانچہ کالج کے سالانہ نتائج قریباً سو فیصدی رہتے ہیں اور طالبات یونیورسٹی سے وظائف بھی حاصل کرتی ہیں۔

آپ نے رپورٹ میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ تعلیم پر خاطر خواہ زور دینے کے علاوہ طالبات کو اسلامی طریق پر سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اور اس امر کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ وہ اسلامی اخلاق کی پابند ہوں اور اپنی زندگیوں کو اسلامی احکام کے مطابق ڈھالیں مزید برآں طالبات میں علمی ادبی ذوق پیدا کرنے کی غرض سے کالج یونین کے علاوہ متعدد سوسائٹیاں قائم ہیں جن کی سرگرمیوں میں طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں نیز علمی مباحثات اور کھیلوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے آپ نے رپورٹ میں متعدد مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ خاطر خواہ نتائج اور ترقی کے باوجود جب سے یونیورسٹی کے ساتھ کالج کا الحاق ہوا ہے اسے یونیورسٹی کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں ملی۔

وزیر تعلیم کا خطاب

پرنسپل صاحبہ کی رپورٹ کے بعد صوبائی وزیر تعلیم محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ نے کالج کی ہونہار اور نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے جب آپ انعامات تقسیم فرما چکیں تو آپ نے طالبات کو ایک نہایت پر اثر خطاب سے نوازا جس میں آپ نے کالج کی رفتار ترقی اور شاندار نتائج پر خوشنودی کا اظہار کرنے اور کالج کے کارپردازوں کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کرنے کے علاوہ اس امر پر خاص زور دیا کہ حیا۔ پاکیزگی۔ سادگی اور احساس فرض کے اوصاف پاکستانی عورت کا طرۂ امتیاز ہونے چاہئیں آپ نے مغربی تہذیب کے زیر اثر فیشن پرستی میں استغراق اور ڈسپلن سے پہلو تہی کے عام رجحان کی مذمت کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو اس معیار کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ معیار ہے آپ نے فرمایا ہم پاکستانی خواتین کو ان اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہونا چاہیئے جو ہمارے دین نے ہمیں سکھلائی ہیں (آپ کے اس انگریزی خطاب کے مکمل متن کا اردو ترجمہ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا)

جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات کا اختتام

محترمہ بیگم محمودہ سلیم صاحبہ کے اس پر اثر خطاب کے بعد ساڑھے گیارہ بجے کے قریب پرنسپل صاحبہ نے جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات کے ختم ہونے کا اعلان کیا۔

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد کا اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد کا اجتماع ۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء بمقام آصف آباد فارم حیدرآباد منعقد ہو رہا ہے جس میں نائب صدر خدام الاحمدیہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی تشریف لائیں گے۔

مجالس ضلع حیدرآباد اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم صوفی نذیر احمد صاحب محمد آباد سٹیٹ کی اہلیہ محترمہ نیز ان کی چھوٹی بچی کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں مکرم صوفی صاحب نے ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے اور وہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کی اہلیہ اور چھوٹی بچی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا آٹھواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صدر مجلس مرکزیہ نے فرمایا

کراچی ۲۰ ستمبر (بذریعہ تار)۔ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مطلع فرماتے کہ مجلس کراچی کا آٹھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰ فروری کو شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پونے چار بجے سہ پہر فرمایا۔ آپ اسی روز ربوہ سے لاہور ہوتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لائے تھے۔

(یہ اجتماع تین روز جاری رہ کر مورخہ ۲۲ ستمبر کو اختتام پذیر ہونا تھا)

لجنہ اماء اللہ پشاور کا تیسرا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۹ ستمبر بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے

لجنہ اماء اللہ پشاور کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ ستمبر بروز اتوار مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی اس موقعہ پر تشریف لا کر خطاب فرمائیں گی۔

ملحقہ جماعتوں کی لجنات کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی لجنہ کے ذمہ ہو گا۔

نوٹ:۔ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں غلطی سے اس اجتماع کی تاریخ ۱۴ ستمبر شائع ہو گئی تھی جو صحیح نہیں یہ اجتماع ۲۹ ستمبر کو ہو رہا ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

اعلان

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا کے لئے ایک ایم۔ اے ریاضی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن اور ایک ایم۔ ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن کی ضرورت ہے۔ جو بیالوجی کا مضمون پڑھا سکے۔ امیدواران اپنی درخواستیں امراء جماعت کی تصدیق کے ساتھ ہمیں بھجوا دیں۔

(وکیل التبشیر)

دعائے نعم البدل

مورخہ ۳ ستمبر کو خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیز مبارک احمد بعمر تقریباً دو سال مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام سے نعم البدل کی درخواست ہے۔

خاکسار چوہدری رشید احمد جاوید اعظم پور رائے ونڈ ضلع لاہور

گمشدہ بٹوا

مورخہ ۳ ستمبر کو حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے خاکسار کا بٹوا گر گیا ہے۔ اس کا رنگ نیلا ہے اس میں -/۱۲۰ روپے کی رسید الفضل اور -/۶ کی رسید مصباح اور -/۱۰ روپے نقد تھے جن صاحب کو ملا ہو براہ مہربانی دفتر الفضل ربوہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں رشید احمد ایجنٹ اخبار الفضل سرگودھا

چندہ جات خدام الاحمدیہ

تمام مجالس کو ماہ ستمبر کے چندہ جات ۲۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دینے چاہیئے تھے۔ جن مجالس نے نہیں بھجوائے وہ ازراہ کرم مزید تاخیر کے بغیر وصول شدہ چندہ جات مرکز میں روانہ کر دیں۔ نیز چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے (مہتمم مال)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵)